© rasailojaraid.com

اشاعتِ خاص اور شمارہ ہذا کی تاخیر؟

گورنر سلمان تاثیر کے قتل کے بعد، فروری ۲۰۱۱ء میں جب محترم محمد عمار خاں ناصر نے مسئلہ توہین رسالت پر کتابچہ تحریر کیا تو راقم کو تبصرہ کے لئے ارسال کیا، بعد میں جب یہ کتابچہ روزنامہ 'پاکستان' میں شائع ہوا تو بعض دوستوں نے اس کا جواب لکھنے کا مطالبہ کیا، لیکن راقم نے جب بھی اس تحریر کا مطالعہ کرنا چاہا تو اس میں بیان کردہ توجیہات وتاویلات کی کثرت اور سزا میں کمی کی ہر ممکنہ کوشش کو محسوس کرتے ہوئے مطالعہ سے طبیعت مکدر ہوجاتی رہی۔ مئی کے مہینے میں حضرۃ مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ نے راقم کو اس طرف متوجہ کیا اور اس کی وضاحت لکھنے کی ہدایت کی اور ساتھ ہی جون ۲۰۱۱ء میں اس کتابچہ کی تائید میں مجلہ الشریعہ میں تین کے قریب مضامین شائع ہوئے تو ناموسِ رسالت کے تحفظ کی خاطر قلم اُٹھائے بنا چارہ نہ رہا۔ ایک مختصر جوابی تحریر سے کام شروع کیا تو یہ تحقیق وتنقید تین تفصیلی مضامین تک پھیلتی چلی گئی۔ ڈیڑھ ماہ قبل یہ مضامین تیار ہوچکے تھے لیکن جواب پر نظر ثانی کے لئے انہیں مولانا اثری کو ارسال کر دیا گیا، مولانا نے اتفاق کرتے ہوئے کمالِ شفقت سے دو تین حوالہ جات کا اضافہ بھی فرمایا۔

مزید برآں راقم نے فقہاے احناف کے موقف کو نکھارنے کے لئے لاہور میں معروف بریلوی عالم مفتی محمد خاں قادری صاحب سے ملاقات کرکے یہ مضامین اُن کو بھی دیے۔ مفتی صاحب سے معلوم ہوا کہ ان کے جامعہ کے ناظم محترم علامہ خلیل الرحمن قادری اسی کتابچہ کا جواب لکھ رہے ہیں۔ راقم نے اس ارادے سے کہ تحفظ ناموسِ رسالت کی خاطر لکھے جانے والے مضامین 'محدث' کے ایک ہی شمارے میں یکجا شائع ہوں، اُن سے جوابی مضمون کا مطالبہ کر دیا۔ اسی اثنا میں علم ہوا کہ موقر جریدہ 'ساحل' کراچی کے مدیر شہیر جناب خالد جامعی صاحب بھی اس کتابچہ کے بارے کچھ لکھنا چاہتے ہیں۔ علامہ موصوف کا مضمون ۲۰ دن کے انتظار کے بعد ملا اور جناب جامعی صاحب کا مضمون مکمل ہونے میں ابھی مزید تاخیر تھی تو راقم کو محدث کا شمارہ جولائی ازسرنو ترتیب دے کر اشاعت کے لئے بھیجنا پڑا جو قارئین کو کافی تاخیر سے موصول ہوا۔

اب 'محدث' کے حالیہ شمارے میں علامہ قادری صاحب کی تنقید تو شائع ہو رہی ہے لیکن فاضل مدیر 'ساحل' کا مضمون شمارے کی ضخامت بڑھ جانے کی وجہ سے فی الحال مؤخر کر دیا گیا ہے۔ یوں تو مسئلہ توہین رسالت پر راقم اور قادری صاحب کے مضامین مختلف مناسبتوں سے لکھے گئے ہیں، راقم نے اسے ذمی کی سزا اور قادری صاحب نے شاتم کی توبہ کے حوالے سے لکھا ہے، لیکن موضوع اور مخاطب ایک ہونے کی وجہ کئی عبارات میں تکرار وتوارد محسوس ہوتا ہے جس کو کم کرنے کے لئے بعض مقامات پر حوالوں پر اکتفا کیا گیا ہے جبکہ دونوں مضامین کی ایک ایک بحث حذف کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس علمی کاوش کو خالص اپنی رضا کے لئے قبول ومنظور فرمائے۔ [ح م]

© rasailojaraid.com